سب کچھ اخلاص کے ساتھ اور جماعت کو بچانے کے لیے کر رہے ہیں۔ آپ بزرگوں کے بارے میں یہ دو دعائیں مانگتے رہیں۔

(۱) رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

(۲) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

میری ساری گزارشات پر، ماقبل تحریرات پر بھی اور اس خط پر بھی، آپ غور کرلیں۔ امید ہے کہ آپ اطمینان محسوس کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اور ہمیں سب کو اقامتِ دین کی اس جدوجہد میں ساتھ چلنے اور اپنا حصہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جسے ہم نے اپنے مقصدِ زندگی کی حیثیت سے اپنایا ہے۔ (خ-م)

مرکزی شوریٰ کے حالیہ فیصلے

مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۶ - ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۳ کے فیصلوں کے بارہ میں پہلے ایک سرکلر جاری ہوا۔ یہ فیصلہ پاسبان، اسلامک فرنٹ اور انتخابی مہم میں خلافِ شریعت حرکات جیسے اہم مسائل کے بارے میں تھے۔ سرکلر جاری ہوتے ہی اراکینِ شوریٰ نے یہ کہا کہ سرکلر میں درج شدہ فیصلے ان فیصلوں کے خلاف ہیں۔ جو مجلسِ شوریٰ نے کیے تھے۔ خصوصاً پاسبان کے بارہ میں کہا گیا کہ اس کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ پھر ایک دوسرا سرکلر جاری ہوا۔ اس میں بھی پاسبان ختم کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں، لیکن بعض ارکانِ شوریٰ کی طرف سے مسلسل یہی کہا جارہا ہے کہ مجلسِ شوریٰ کا اتفاقِ رائے اسی بات پر تھا کہ پاسبان کو ختم کردیا جائے۔ یہی فیصلہ کی روح ہے۔ ان باتوں سے بڑا ذہنی انتشار پیدا ہورہا ہے۔ امید ہے آپ صحیح صورتحال واضح فرمائیں گے۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ میں فیصلے کرنے کا جو طریقہ رائج ہے وہ یہ ہے کہ اوّل زیرِبحث مسئلہ پر ارکانِ شوریٰ اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ ان کے بعد امیرِ جماعت، ان کی بحث کی روشنی میں، بحث کو سمیٹ دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ کارروائی میں درج ہوتا ہے۔ ماضی میں بعض متنازعہ صورتیں پیدا ہونے کی وجہ سے، اور اس بار پھر اہم متنازعہ امور کے زیرِبحث ہونے کی وجہ سے، طے کیا گیا کہ اب فیصلے باقاعدہ لکھے جائیں گے، انھیں شوریٰ کے سامنے پڑھ کر سنایا جائے گا، اور ان کی منظوری کے بعد وہی شوریٰ کے فیصلے قرار پائیں گے۔ چنانچہ اس طریقِ کار کے مطابق ہر اہم فیصلہ لکھا گیا، اور شوریٰ نے اسے باقاعدہ منظور کیا۔

مثال کے طور پر پاسبان کا مسئلہ ہی لیجیے۔ پہلے سرکلر کے الفاظ تحریری فیصلوں سے کچھ مختلف ہوگئے تھے۔ یہ نہ ہونا چاہیے تھا۔ لیکن فوراً ہی دوسرا سرکلر جاری ہوگیا تھا' جو تحریری فیصلوں پر مشتمل تھا۔ آپ دونوں کا بغور مطالعہ کریں تو آپ خود ہی اس نتیجہ تک پہنچ جائیں گے کہ الفاظ میں فرق کے باوجود دونوں سرکلروں میں درج فیصلوں میں کوئی جوہری فرق نہیں۔ شوریٰ کے باقاعدہ تحریری فیصلے میں بھی پاسبان کو ختم کردینے کا کوئی فیصلہ شامل نہیں۔ دوسرے سرکلر میں جو فیصلہ دیا گیا ہے اسے لکھ کر شوریٰ کے سامنے پیش کیا گیا تھا' اور ساری بحث ختم ہونے کے بعد کیا گیا تھا۔ شوریٰ کے سامنے اس سلسلہ میں ایک مختلف فیصلہ کا متن بھی تھا' جو اس کے لیے قابلِ قبول نہ تھا۔ منظورشدہ فیصلہ دو بار پڑھا گیا' اس کی تشریح بھی کی گئی' اور اس کے بعد شوریٰ نے متفقہ طور پر اسے منظور کیا۔

آپ اس فیصلہ کے الفاظ پر غور کریں تو ایک معمولی سمجھ والا آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ شوریٰ نے پاسبان کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اگر ایسا فیصلہ ہوتا تو اس کے لیے تو ایک جملہ کافی ہوتا۔ اگر پاسبان کو ختم کردیا گیا تھا' تو آخر شوریٰ نے ضلعی نظم کے حوالے کس پاسبان کا نظم کیا' اور مرکزی ناظم شعبۂ نوجوانان کے سپرد کس پاسبان کا کام کیا۔ ہاں' یہ بات صحیح ہے کہ کوئی ضلعی نظم اگر پاسبان کا نظم قائم کرنا نہ چاہے' یا ختم کرنا چاہے' تو دستور کے قواعد و ضوابط کا لحاظ رکھتے ہوئے' وہ ایسا کرسکتا ہے۔ تحریری فیصلہ کے بعد بھی اگر کوئی شوریٰ کے اتفاقِ رائے اور اس کی بحث کی روح کی بات کرے' تو پھر آخر کوئی بات کس طرح طے ہوسکتی ہے۔ (خ - م)